از عدالتِ عظمیٰ

بالموکنڈ کھتری ایجوکیشنل اینڈ اینڈسٹریٹریٹل ٹرسٹ، امرتسر

بنام

سٹیٹ آف پنجاب و دیگر اراں

تاریخ فیصلہ: 14 فروری، 1996

[کے راماسوامی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی ایکٹ، 1894۔

دفعات 4 (1)، 5A، 6، 9، 17 (4)۔ غریبوں کو مکانات الاٹ کرنے کے مقصد سے زمین کا حصول۔ قرار پایا کہ، دفعہ 17 (4) کے تحت تحقیقات نہ کرنے کے اختیارات کا استعمال جیسا کہ دفعہ 5A کے تحت تصور کیا گیا ہے، اس وقت منسوخ نہیں کیا جاسکتا جب حکومت کی رائے تھی کہ اسے غریبوں کو مکان کی جگہ فراہم کرنے کے لیے زمین پر فوری طور پر قبضہ کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ جزوی طور پر حاصل شدہ زمین کا قبضہ برقرار رکھا گیا ہے، حصول کو قانونی طور پر غلط نہیں کہا جاسکتا۔

چیملی سنگھ و دیگر اراں وغیرہ بنام سٹیٹ آف یو پی و دیگر، (1996) 1 SCALE 101، پر انحصار کیا۔

نارائن گووند گاؤتے وغیرہ بنام سٹیٹ آف مہاراشٹر، [1977] 1 ایس سی آر 763، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2684، سال 1981۔

دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 76/1359 اور 4460، سال 1979 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 14.4.76 اور 7.2.80 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے پی ایچ پارکھیہ۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایم ایم کمار، ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل، رنیر یادو اور جی کے بنسل۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

حصول اراضی ایکٹ، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن (مختصر طور پر، "ایکٹ") 26 فروری 1976 کو ریاستی گزٹ میں شائع کیا گیا تھا۔ دفعہ 5A کے تحت تحقیقات کو ختم کرتے ہوئے، دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ اسی دن شائع کیا گیا تھا۔ دفعہ 9 کے تحت نوٹس 3 مارچ 1976 کو جاری کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے 7 مارچ 1976 کو رٹ پٹیشن نمبر 1359، سال 1976 دائر کی۔ 18 مارچ 1976 کو عدالت عالیہ نے بے دخلی پر روک لگا دی۔ مدعا علیہان کی طرف سے جوابی حلف نامہ دائر کیے جانے کے بعد، عدالت عالیہ نے 14 اپریل 1976 کو رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا۔ اس دوران، ایوارڈ کی جانچ کی گئی اور دفعہ 11 کے تحت ایوارڈ 18 مارچ 1976 کو دیا گیا۔ اس زمین کا قبضہ 17 اپریل 1976 کو لیا گیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حصول اراضی کے افسر (LAO) نے 18 مئی 1976 کو معاوضہ جمع کرایا تھا۔ ہمارے سامنے یہ ظاہر کرنے کے لیے ریکارڈ رکھا گیا ہے کہ یہ زمین مختص کی گئی تھی اور 22 اپریل 1976 کو 592 بے زمین مزدوروں میں تقسیم کی گئی تھی۔ 11 دسمبر 1979 کو، اپیل کنندہ نے دوبارہ رٹ پٹیشن نمبر 4460، سال 1979 دائر کیا جسے عدالت عالیہ نے 7 فروری 1980 کو خارج کر دیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 8 مئی 1980 کو دی گئی عبوری روک میں اس عدالت نے 13 ستمبر 1981 کے حکم نامے کے ذریعے جھوٹے قرار رکھتے ہوئے ترمیم کی تھی۔

ان حقائق سے یہ واضح ہے کہ دفعہ 5A کے تحت انکوائری ختم کرنے کے بعد دفعہ 9 کے تحت نوٹس جاری کر کے فوری کارروائی کی گئی اور عدالت عالیہ کی طرف سے بے دخل کرنے کا حکم دیے جانے کے بعد سے ایوارڈ جانچ کی گئی۔ رٹ پٹیشن کو خارج کرنے کے بعد 17 اپریل 1976 کو قبضہ کر لیا گیا۔ اس طرح استدعا کا عمل مکمل ہو گیا اور حصول حتمی ہو گیا۔ جو کچھ کرنا باقی تھا وہ صرف حاصل شدہ زمین کے سلسلے میں معاوضے کا تعین تھا۔ اس معاملے میں، حاصل کی گئی زمین 121 نہروں 10 مرلہ کی حد تک ہے۔ اپیل گزار کی طرف سے اپنی مکمل تیاری کے ساتھ پیش ہونے والے فاضل وکیل شری پی ایچ پارکھیہ نے دلیل دی ہے کہ دفعہ 5A کے تحت تحقیق کو نظر انداز کرنا قانون کے مطابق غلط ہے۔ تاہم، ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ پنجاب قانون سازی نے مرکزی

ایکٹ میں ترمیم ایکٹ 6/XVII، 1954/II اور 1956/XLVIII کے ذریعے ترمیم کی ہے جس کے تحت ایکٹ کے دفعہ 17 کے ذیلی دفعہ (1) میں ایک وضاحت شامل کی گئی ہے۔ ذیلی دفعہ (2) بھی شامل کی گئی تھی جس میں ذیلی دفعہ کی شق (b) کا تصور اس طرح کیا گیا ہے:

"(b) جب بھی کلکٹر کی رائے میں کسی لائسنس ہولڈر یا تعلیمی ادارے کے مقصد کے لیے یا کسی گاؤں میں کسی عمارت یا دیگر ڈھانچے کی تعمیر، توسیع یا بہتری کے لیے کسی بھی زمین کا فوری قبضہ حاصل کرنا ضروری ہو جائے تاکہ اس گاؤں کے باشندوں کے مشترکہ استعمال کے لیے، یا کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1912 کے تحت تصدیق شدہ کسی سوسائٹی کے لیے کوئی گودام، یا غریبوں کے لیے کوئی رہائشی مکان، یا حکومت کے زیر اہتمام ہاؤسنگ اسکیم کے تحت کسی دوسرے طبقے کے لوگوں کے لیے لیبر کالونیوں یا گھروں کی تعمیر، یا کوئی آبپاشی ٹینک، آبپاشی، یا نکاسی آب کی نالی، یا کوئی کنواں، یا کوئی عوامی سڑک۔"

اس طرح حکومت کو ریاستی ترمیم کی بنا پر دفعہ 17 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت فوری توضیح کو استعمال کرنے اور ایکٹ کی دفعہ 5A کے تحت جانچ ختم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ شری پارکھ نے دعویٰ کیا ہے کہ محض طاقت کا وجود کافی نہیں ہے۔ فوری ضرورت اس طرح ہونی چاہیے کہ دفعہ 5A کے تحت زیر غور تحقیقات کے انعقاد میں 30 دن کی تاخیر نہ ہو۔ اس معاملے میں، غریبوں کو مکانات کی فراہمی اتنی فوری ضرورت نہیں ہے جو تحقیقات کرنے کا انتظار نہ کر سکے۔ لہذا، دفعہ 17(4) کے تحت اختیارات کا استعمال کرنا قانون میں غلط ہے۔ وہ نارائن گوند گوواٹے وغیرہ بنام اسٹیٹ آف مہاراشٹرا، [1977] 1 ایس سی آر 763 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کرنا چاہتا ہے۔ چیلی سنگھ ودیگرا بنام اسٹیٹ آف یوپی ودیگر، [1996] 1 SCALE 101 کے ایک حالیہ فیصلے میں، اس عدالت نے پورے مقدمے کے قانون پر غور کیا اور فیصلہ دیا کہ غریبوں کو مکانات فراہم کرنا ایک فوری ضرورت ہے اور دفعہ 17(4) کے تحت دفعہ 5A کے تحت تحقیقات کو ختم کرنے کے اختیارات کا استعمال جائز ہوگا۔ گاؤٹے کے معاملے میں اس عدالت کے استدلال پر بھی غور کیا گیا اور یہ فیصلہ دیا گیا کہ دفعہ 17(4) کے تحت اختیارات کا استعمال اس وقت منسوخ نہیں کیا جاسکتا جب حکومت کی رائے تھی کہ اسے غریبوں کو مکانات فراہم کرنے کے لیے زمین پر قبضہ کرنے کی فوری ضرورت ہے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ حصول کی کارروائی کا پورا دائرہ 17 اپریل 1976 تک مکمل ہو چکا تھا جس تاریخ تک زمین کا قبضہ ہو چکا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شری پارکھ نے دعویٰ کیا ہے کہ اپیل کنندہ نے اب بھی ان کا قبضہ برقرار رکھا ہے۔ اب یہ اچھی طرح سے طے شدہ قانونی حیثیت ہے کہ لازمی حصول کے تحت زمین پر فطری قبضہ کرنا مشکل ہے۔ قبضہ کرنے کا عام طریقہ پنچوں کی موجودگی میں پنچ نامہ کا مسودہ تیار کرنا ہے اور قبضہ کرنا اور مستفیدین کے حوالے کرنا زمین پر قبضہ کرنے کا قبول شدہ طریقہ ہے۔ اس کے بعد، قبضہ برقرار رکھنا صرف غیر قانونی یا ناجائز قبضے کے مترادف ہوگا۔

ان حالات میں، صرف اس وجہ سے کہ اپیل کنندہ نے حاصل کردہ زمین پر قبضہ برقرار رکھا ہوا ہے، حصول کو قانونی طور پر غلط نہیں کہا جاسکتا۔ اس کے بعد شری پارکھ کی طرف سے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اپیل کنندہ ادارہ ایک تعلیمی ادارہ چلا رہا ہے اور ایک عوامی اسکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور چونکہ دوسری زمین دستیاب تھی، حکومت نے اپیل کنندہ کے لیے حاصل کردہ زمین کو چھوڑ کر کچھ اور زمین حاصل کر لی ہوگی۔ عدالت عالیہ میں دائر جوابی حلف نامے میں کہا گیا کہ حاصل شدہ زمین کے علاوہ، اپیل کنندہ کے پاس 482 کنال، 19 مرلہ زمین بھی تھی۔ اس طرح، یہ دیکھا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ اس تعلیمی ادارے کے تسلسل کے ساتھ آگے بڑھنے کے قابل نہیں ہے جسے وہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ کو ریاستی حکومت کے سامنے نمائندگی کرنے کا موقع دیا جاسکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے لیے ایسی کوئی آزادی دینا ضروری نہیں ہے کیونکہ حصول کا عمل پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے۔

اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق، چیف سکریٹری نے خود ایک تحقیقات کی ہے اور اس افسر کی نشاندہی کی ہے جو وکیل کو ہدایت دینے میں غلطی اور عدالت کے ریکارڈ کے حصے کے طور پر ریکارڈ پیش نہ کرنے کا ذمہ دار تھا۔ ہم چیف سکریٹری کی پیش کردہ رپورٹ کو قبول کرتے ہیں۔ اس کے لیے یہ کھلا ہو گا کہ وہ منطقی نتیجے پر پہنچنے کے لیے مزید کارروائی کرے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی گئی۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔